احکام و مسائل

نائلون کی جرابوں پر مسح کرنے کا حکم

— مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ ـــــ مولانا محمد فرید مفتی دارالعلوم حقانیہ —

نائلون کی موٹی جرابوں پر مسح کے بارہ میں حضرت مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ اور مولانا محمد فرید صاحب مفتی دارالعلوم حقانیہ کی تحقیق پیش ہے۔ اگر کوئی صاحب فقہ حنفی کی روشنی میں اس مسئلہ پہ اپنی رائے ظاہر کرنا چاہے اور قابلِ اشاعت ہو تو اسے الحق میں شائع کردیا جائے گا۔

——— قاضی انوار الدین

وفی الدر المختار او جوربیہ ولو من غزل او شعر الثخینین بحیث یمشی فرسخاً ویثبت علی الساق بنفسہ ولا یری ما تحتہ ولا یشف۔ الخ وفی الشرح الکبیر ما نصہ: وحد الجورب الثخین ان یستمسک ای یثبت ولا یسترسل علی الساق من غیر ان یشد بشئ هکذا فسروہ کلهم وینبغی ان یقیدہ بما اذا لم یکن ضیقاً فانا نشاهد ما یکون فیہ ضیق یستمسک علی الساق من غیر شد ولو کان من الکرباس۔

عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ جرابوں پر مسح کرنا مشروط ہے، چند شرائط کے ساتھ۔ اول یہ کہ گاڑھی اور موٹی ایسی ہوں، کہ اگر صرف جراب پہن کر کم از کم تین میل اس میں چلا جائے، آسے باندھا بھی نہ ہو اور وہ پنڈلی پر سے نہ اتریں۔ دوسرے یہ کہ ان میں سے فوری طور پر پانی نہ چھنے کما صرح بہذا القید فی الشرح الکبیر ہہنا۔ تیسرے یہ کہ ان کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے یعنی اگر آنکھ لگا کر اس میں سے دیکھیں تو کچھ نہ دکھائی دے۔ چوتھے یہ کہ پنڈلی سے ڈگرنا تنگی کی وجہ سے نہ ہو۔ پس نائیلون کی جرابیں جتنی ہمارے مشاہدہ میں آئی ہیں، ان میں یہ شرائط موجود نہیں ہیں۔ کیونکہ نائیلون میں ربڑ کی طرح پھیلنے اور سکڑنے کی خاصیت موجود ہے۔ تو پہننے کے بعد ان کا نہ گرنا انقباض اور تنگی

کی وجہ سے ہے۔ پھر بسا اوقات تھوڑی مسافت طے کرنے کے بعد وہ پنڈلی سے گر جاتی ہیں۔ کما لا یخفیٰ علیٰ من جربہ۔ اور جب ان جرابوں میں سے اتنا کھینچ کر دیکھا جائے جتنا ان کے پہننے کے وقت کھینچا جاتا ہے۔ تو اس سے ہر چیز دکھائی دیتی ہے۔ پھر فوری طور پر اس میں سے پانی بھی چھنتا ہے۔ بخلاف ٹاسٹ کی جرابوں کے۔ تو اس بنا پر ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر نائلون کی ایسی جرابیں موجود ہوں، جن میں یہ تمام شرائط موجود ہوں۔ تو مفتیٰ بہ قول پر ان پر مسح کرنا جائز ہوگا۔ ھذا ما عندی ولعل عند غیری احسن من ھذا۔ (مولانا محمد فرید مفتی و مدرس دارالعلوم حقانیہ)

اس مسئلہ کے متعلق مزید وضاحت کے لئے حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ سے بھی استفسار کیا گیا۔ حضرت افغانی مدظلہ کی تحقیق حسب ذیل ہے:۔

ثخینین کے بارہ میں کتب فقہ میں سے رد المحتار ج اول ص۱۸۱ کی عبارت ذیل ثخینین کے تحت ملاحظہ ہو۔

بحیث یمشی فرسخاً و یثبت علی الساق بنفسہ ولا یری ما تحتہ ولا یشف (الدر) وفی الدرر وفی بعض الکتب ینشف وھو فی الخانیۃ الاول بان لا یشف الجورب الماء الی نفسہ کالادیم والصرم وھو الثانی بان لا یجاوز الماء الی القدم وقال تحت بنفسہ ای من غیر شد اھ

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جواز مسح علی الثخینین کے لئے ثخانت کا وجود ضروری ہے۔ جو امور ثلاثہ سے متحقق ہوتا ہے۔ ۱: شرعی تین میل یا اس سے زیادہ بغیر جوتے کے آدمی اس میں چل سکے۔ ۲: باندھنے کے بغیر پنڈلی سے پیوست رہے۔ ۳: پانی اگر اس پہ ڈالا جائے تو اندر نہ جا سکے، ان تین امور کا مجموعہ بالخصوص امر سوم نائلون کی جراب میں متحقق نہیں۔ لہٰذا مسح درست نہیں۔ اس میں احتیاط اس لئے بھی ضروری ہے کہ قرآن پاک میں صرف غسل الرجلین مذکور ہے جو قطعی ہے۔ اور احادیث مسح علی الخفین متواتر یا مشہور ہیں۔ اس لئے تخصیص کے لئے کافی ہیں۔ مسح علی الجوربین فقط میں میرے نزدیک ایسی صحیح السند صریح الدلالۃ احادیث شہرت کے درجہ میں موجود نہیں، اور قیاس علی الخفین کے لئے ان سے مشاکلۃ اور مشابہت قویہ کی ضرورت ہے۔ واللہ اعلم۔

(احقر شمس الحق افغانی بہاولپور)

★